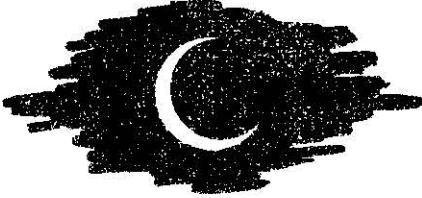


رمضان المبارک



فضیلت اور اس کے احکام

رمضان شریف اسلام میں ایک نہایت ہی مقدس اور برگزیدہ مہینہ ہے۔ اسکی سب سے بڑی اور بنیادی عبادت روزہ ہے جو نفس کو مانجھنے اور صاف کرنے میں خاص اثر رکھتا ہے، اس مبارک مہینہ میں نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب سترگنا ہو جاتا ہے۔ رمضان شریف میں خاص مشغلہ تلاوت قرآن حکیم اور اپنے اوقات کو یاد خدا وندی سے معمور رکھنا ہے، روزے میں جھوٹ، غیبت، جھگی خوری وغیرہ معاصی روزہ کو کالعدم اور روزہ دار کو قریب بہلاک کر دیتے ہیں، جس سے بچنا بہت ضروری ہے۔

روزے میں نیت کی ضرورت

روزے میں نیت شرط ہے نیت کے معنی دل کے ارادہ کے ہیں اگر روزے کا ارادہ نہیں کیا اور تمام دن کچھ کھایا یا نہیں تو روزہ ادا نہیں ہوگا۔ رمضان کے روزے کی نیت نصف دن سے پہلے تک کر سکتا ہے بشرطیکہ صبح صادق ہونے کے بعد کچھ کھایا یا پیانہ ہو، اور کوئی کام جو روزے کا معسر ہونہ کیا ہو، اس کے بعد اگر نیت کر لیا تو معتبر نہ ہوگی۔ زبان سے نیت کرنا فرض نہیں لیکن بہتر اور مستحب یہ ہے کہ سحر کا کھانا کھا کر اس طرح نیت کر لیا کرے۔ **يَصُومُ عِدَّةَ نَوَاسِئِةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ**۔ اگر افطار کے وقت ہی اگلے روزے کی نیت کرے تب بھی جائز ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ نیت کے بعد کھانا پینا جائز نہیں۔ یہ خیال بالکل غلط ہے بلکہ صبح صادق ہونے سے پہلے کھانا پینا وغیرہ بلاشبہ درست ہے، نیت کی ہویا نہ کی ہو۔

روزہ نہیں ٹوٹا

بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ بلا اختیار حلق میں گر دوغبار یا کھٹی یا پھچر چلے جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ آٹا پیسنے اور تبا کو

کوٹنے سے جو آٹا یا تباکو وغیرہ اڑ کر حلق میں جاتا ہے، اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ کان میں پانی چلا جائے یا خود بخود قے آئے یا خواب میں غسل کی حاجت ہو جائے، یا قے اگر خود بخود لوٹ جائے، ان سب باتوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور کچھ خلل نہیں آتا۔ آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا، خوشبو منگھنے سے کچھ خلل نہیں آتا۔ بلغم یا تھوک نکلنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر قصداً تھوڑی سی قے کی جائے (یعنی منہ بھر سے کم) تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ اگر تھوڑی سی قے آئے اور قصداً لوٹا کر نگل لی جائے تو اس میں اختلاف ہے، اگر روزہ میں کوئی بھول کر کھاپی رہا ہے اور قوی دسترس ہے تو اس کو یاد دلا دینا ضروری ہے، اگر ضعیف و ناتواں ہے تو نہ یاد دلانا درست ہے۔ اگر خود بخود یا مسواک وغیرہ کرنے سے دانتوں سے خون نکلے لیکن حلق میں نہ جائے تو روزہ میں خلل نہیں آتا۔ اگر خواب میں یا صحبت کرنے سے رات کو غسل کی حاجت ہوئی اور صبح صادق ہونے سے پہلے غسل نہ کیا تو روزہ میں خلل نہیں آتا، اگر دن کو سوتے ہوئے غسل کی حاجت ہوگئی تو روزہ میں ذرا بھی نقصان نہیں آتا۔ انجکشن سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لیکن دماغ اور معدہ میں اگر براہ راست کوئی دوا وغیرہ پہنچائی جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔

قضا واجب ہوگی یا نہیں | کان میں یا ناک میں دوا ڈالنا، قصداً منہ بھر قے کرنا، منہ بھر قے آئے اور اسکو نگل جانا، کلی کرتے ہوئے حلق میں

پانی چلا جانا یہ سب چیزیں روزہ کو توڑنے والی ہیں، مگر صرف قضا آئے گی کفارہ واجب نہیں بلکہ اگر بے تائبے وغیرہ کو نگل جانے سے روزہ ٹوٹ جائے گا، اور صرف قضا واجب ہوگی، دن باقی ہو اور غلطی سے سمجھ کر کہ آفتاب غروب ہو گیا ہے روزہ کھول لیا جائے تو صرف قضا واجب ہوگی کفارہ نہیں۔ جان بوجھ کر بدن بھولنے کے صحبت کرنا، کھانا، پینا روزہ کو توڑتا ہے۔ اور اس سے قضا بھی آتی ہے اور کفارہ بھی۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کیا جائے، اسکی طاقت نہ ہو تو متوازی ساٹھ روزے رکھنا، اسکی بھی طاقت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو دونوں وقت کھانا کھلانا۔

مکروہ ہے | بلا ضرورت کسی شے کو چبانا یا ٹمک وغیرہ کا ذائقہ چکھ کر تھوکر دینا مکروہ ہے۔ قصداً منہ میں تھوکر اکٹھا کر کے نگل جانا مکروہ ہے۔ تمام دن ناپاک رہنا

سخت گناہ ہے، اس سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے، روزہ میں قصد کرنا چھینے لگوانا مکروہ ہے، غیبت، بدگفتی، اڑائی جھگڑا روزہ کو مکروہ کر دیتے ہیں اور ثواب بہت کم رہ جاتا ہے۔

مکروہ نہیں | مسواک کرنا، سر پسیا بوجھوں پر تیل لگانا مکروہ نہیں، سر مردگانے یا سر مرد لگا کر سو جانے سے روزہ میں خلل نہیں آتا، ناواقف لوگ جو مکروہ سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔

نوشہہ مولانا مکروہ نہیں۔ اگر تیری کو اپنے خاوند، نوکر کو اپنے آقا کے غصہ کا اندیشہ ہو تو کھانے کا نمک چمک کر بھوک دینا مکروہ نہیں۔ آنکھ میں دوا ڈالنا مکروہ نہیں۔

روزہ نہ رکھنے کی اجازت اگر مرض کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہ ہو تو رمضان میں روزہ نہ رکھے تندرستی کے وقت قضا کرے۔ اگر روزہ رکھنے

کی وجہ سے مرض کے زیادہ ہو جائے تو خوف ہے تب بھی روزہ چھوڑ دینا جائز ہے، پھر قضا رکھے۔ حاملہ اگر بیچے یا اپنی جان کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہو تو روزہ چھوڑ دینا اور پھر قضا کر لینا جائز ہے، اپنے یا غیر کے بچے کو دودھ پلاتی ہو اور روزہ رکھنے کی وجہ سے ضرر ہو تو قضا کر لینا جائز ہے۔ ہمارے نواح کے چھتیس کوس (۱۰۰ میل) اور اٹالیس میل (۷۰، کیلومیٹر) کا سفر ہو یا اس سے زیادہ ہو وہ سفر شرعی کہلاتا ہے۔ یعنی ایسے سفر میں مسافر کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے، واپس آنے کے بعد قضا کرے۔ اگر کوئی مسافر دوپہر سے پہلے اپنے وطن پہنچ گیا اور اب تک کھایا یا نہیں، تو اس پر واجب ہے کہ روزہ پورا کرے، کیونکہ اب سفر کا عذر باقی نہیں رہا۔ اگر کوئی شخص کسی تیز سواری یا ریل میں دو تین گھنٹے میں ۴۰ میل (۶۰، کیلومیٹر) پہنچ جائے گا تو اس کے لئے بھی سفر کی خصیت یعنی نماز کا قصر اور افطار کی اجازت حاصل ہو جائے گی۔ بہت بوڑھا ضعیف جس کو روزہ میں ہنایت شدید تکلیف ہوتی ہے۔ روزہ نہ رکھے اور ہر روز کے بدلے پونے دو سیر (۱۰۰ کلوگرام) یا ایک کیلو ۳۳۰ گرام گندم ایک سکین کر دے، لیکن اگر پھر بھی طاقت آجائیگی تو قضا رکھنی ضروری ہوگی۔ عورت کو اپنے معمولی عذر یعنی حیض کے ایام میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ اسی طرح پیدائش کے بعد چھتہ روز نفاس کا خون آدے جب خون بند ہو جاوے، روزہ رکھنا چاہئے، اور رمضان شریف کے بعد آن دنوں کے روزے کی قضا ضروری ہے، جن دنوں میں یہ عذر رہا ہے، جن لوگوں کو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے، ان کو بلا تکلف سب کے سامنے کھانا، پینا نہیں چاہئے، بلکہ تعظیم رمضان المبارک لازم ہے۔

روزہ توڑنا اور قضا رکھنا فرض روزے کو بلا کسی شدید تکلیف اور قوی عذر کے توڑنا جائز نہیں۔ پس اگر ایسا سخت بیمار ہو گیا کہ روزہ نہ توڑے

تو جان کا اندیشہ غالب ہے یا بیماری بڑھ جانے کا احتمال قوی ہے یا ایسی شدید پیاس لگی ہے کہ مر جائے گا تو روزہ توڑ ڈالنا جائز بلکہ واجب ہے۔ اگر کسی عذر سے روزے قضا ہو گئے ہوں، تو جب عذر جاتا رہے جلد ادا کر لینا چاہئے، کیونکہ زندگی کا بھروسہ نہیں، کیا خبر موت آجائے، اور

فرض ذمہ پر رہے، مثلاً بیمار کو مرض سے صحت پانے کے بعد اور مسافر کو سفر سے آنے کے بعد جلد ادا کر لینا چاہئے۔ قضا رکھنے میں اختیار ہے کہ متواتر یعنی لگاتار رکھے یا جدا جدا متفرق۔ اگر قضا رکھنے کا وقت پایا، لیکن بغیر ادا کئے مر گیا، تو مناسب ہے کہ وارث ہر روز سہ کے بدلے پونے دو سیر (ایک کیلو ۶۳۳ گرام) گندم صدقہ کریں۔ اور اگر ماں چھوڑ گیا ہے، اور روزے کے صدقہ کی وصیت کر گیا ہے تو ادا کرنا لازم اور واجب ہے۔

روزہ کے لئے سحری کھانا مسنون ہے اور باعث ثواب ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

سحری کھانے کی فضیلت

"سحری کھایا کر وہ اس میں بڑی برکت ہوتی ہے۔" یہ ضروری نہیں کہ پیٹ بھر کر کھائے، بلکہ ایک یا دو لقمہ یا چھوارے کا ٹکڑا یا دو چار دانے چبائے گا تب بھی ثواب پائے گا۔ افضل اور بہتر یہ ہے کہ رات کے آخری حصہ میں صبح صادق ہونے سے ذرا پہلے کھائے اور اگر دیر ہوگئی اور گمان غالب یہ ہے کہ صبح ہوگئی (اور کچھ کھالیا) تو شام تک رونا اور پھر قضا رکھنا لازم ہے۔ اور اگر کسی مرغ یا موذن نے صبح صادق سے پہلے اذان دے دی تو سحری کھانے کی مانعت نہیں جب تک کہ صبح صادق نہ ہو جائے بلا تکلف کھا ڈیو۔

روزہ افطار کرنا آفتاب غروب ہو جانے کے بعد افطار میں دیر نہ کرنی چاہئے، البتہ جس روز ابر ہو احتیاط کے لئے دیر کرنا بہتر ہے۔ کھجور یا خرما سے افطار کرنا

مسنون اور باعث ثواب ہے۔ اور یہ نہ ہوں تو پانی بہتر ہے۔ آگ کی بجلی ہوئی چیز مثلاً روٹی، چاول، شیرینی وغیرہ سے افطار کرنے سے ہرگز کراہت اور نقصان روزے میں نہیں آتا۔ البتہ بہتر یہ ہے کہ کوئی پھل وغیرہ دوسری چیز ہو، اور خرما و کھجور سب سے افضل ہے۔ اگر کسی دوسرے کی دی ہوئی چیز سے روزہ افطار کر دے تو تمہارا ثواب ہرگز کم نہ ہوگا۔ اس کو اللہ تعالیٰ پسندے پاس سے ثواب عطا فرمائے گا۔ پھر تم اس کو واپس کر کے کیوں خجل کہلاتے ہو، البتہ یہ مال حرام یا مشتبہ ہو تو ہرگز قبول نہ کرو، یہ حدیث و فقہ سے ثابت ہے۔ اگر روزہ افطار کرنے اور کھانے پینے کی وجہ سے مغرب کی نماز و جماعت میں غروب کے بعد دس بارہ منٹ کی تاخیر کر دی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں، اور افطار کرنے سے پہلے یہ دعا پڑھ لینا کافی ہے: **اللَّهُمَّ لَكَ مُنْتَهَى دَعْوَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ**۔ اور افطار کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے: **ذَهَبَ الظَّمَأُ وَأَنْبَتَ العُرْوُوقُ وَنَبَتَ الأَجْرُونَ** شاءَ اللهُ تَعَالَى۔

تراویح اور وتر | عشاء کے فرض اور سنت کے بعد میں رکعت تراویح باجماعت مسنون ہے۔ بعض لوگ جو بارہ یا آٹھ بتلاتے ہیں، درست نہیں۔ اگر حافظ بلا معاذہ پڑھنے والا ل جائے تو تمام رمضان میں ایک قرآن مجید ختم کر دینا چاہئے۔ اس قدر زیادہ پڑھنا کہ وہ ہے جس سے اکثر مقتدیوں کو تکلیف ہو، اور تین دن سے کم میں ختم کرنا اچھا نہیں۔ اگر تراویح میں دو رکعت پڑھنا بھول گیا اور پوری چار پڑھ کر سلام پھیرا تو ان چاروں کو دو کی جگہ شمار کرنا چاہئے۔ چار نہ سمجھے۔ جس شخص کی دو چار رکعت تراویح کی رہ گئیں وہ امام کے ہمراہ باجماعت وتر پڑھ لے اور پھر اپنی باقی تراویح ادا کرے تو درست ہے، جس شخص کو عشاء کے فرض باجماعت نہیں ملے وہ ترکو امام کے ساتھ باجماعت پڑھ سکتا ہے جو حافظ روپے کی طمع میں قرآن مجید سنا تا ہے۔ اس سے وہ امام بہتر ہے جو اَنَّهُ تَرَ كَيْفَ سے پڑھائے۔ اگر اجرت مقرر کر کے قرآن مجید سنایا جائے تو نہ امام کو ثواب ہوگا نہ مقتدیوں کو، اس قدر جلد پڑھنا کہ حروف کٹ جائیں سخت گناہ ہے۔ نابالغ کو تراویح میں امام بنانا جائز نہیں، حدیث وفقہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔

اعتکاف اور شب قدر | اخیر عشرہ میں اعتکاف سنت ہے۔ اگر تمام بستی میں کوئی بھی

اعتکاف نہ کرے تو سب کے ذمہ ترک سنت کا وبال رہتا ہے۔ اعتکاف اس کو کہتے ہیں کہ اعتکاف کی نیت کر کے مسجد میں رہنا اور سوائے حاجت ضروری اور غسل و وضو کے باہر آنا۔ خاموش رہنا اعتکاف میں ہرگز ضروری نہیں البتہ نیک کلام کرنا چاہئے بدکلامی اور لڑائی جھگڑے سے بچنا چاہئے۔ اعتکاف اس مسجد میں ہو سکتا ہے جس میں پنجگانہ نماز جماعت سے ہوتی ہو۔ اگر پورے اخیر عشرہ کا اعتکاف کرنا ہو تو بیس تاریخ کو آفتاب غروب ہونے سے پہلے مسجد میں چلا جائے اور جب عید کا چاند نظر آئے تو اعتکاف سے باہر ہو، یہ بھی جائز اور باعث ثواب ہے کہ ایک دو روز یا ایک آدھ گھنٹے کے لئے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں رہے۔ شب قدر کا رمضان کے اخیر عشرہ میں ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶ کو ہونا احادیث میں وارد ہے، لہذا ان مخصوص راتوں میں بہت محنت سے عبادت میں مشغول رہنا چاہئے۔

تازہ ترین خبروں اور دائرہ مراد کے مطالعہ کیلئے **وفاق** پڑھئے۔

سالانہ چندہ ۴۵ روپے۔ ششماہی ۲۳ روپے۔ سہ ماہی ۱۲ روپے
جنرل منیجر روزنامہ **وفاق**۔ ۴۱۔ میکلوڈ روڈ۔ پوسٹ بکس ۶۱۵۔ لاہور